روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | منگل ۲۵ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ، ۳ فتح ۱۳۷۰ہش، ۳ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۷۲

اطاعت کا اصل معیار، بالا افسر کی اطاعت ہے

"بالا افسر کی اطاعت ہر جگہ ہر فیصلے کے وقت فیصلہ کن امر ہے، اسی سے روشنی حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر امیر کسی موقع پر اپنے بالا افسر سے باغیانہ رویہ اختیار کرتا ہے اس کی اطاعت سے باہر نکلتا ہے تو وہیں جماعت اس کی اطاعت سے باہر نکل جائے گی۔ اس کی وفا امیر سے نہیں بلکہ امیر سے بالا افسر سے ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدقِ دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو۔ اُن پر بھی ظلم نہ چاہیئے۔ خدا سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو، کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے وہ دل جو ہر وقت خُدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے تو انسان کا ایک دم گذارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لے کر آسمان کے اُوپر تک کا ہر طبقہ اس کے دشمنوں کا بھرا ہوا ہے۔ اگر اسی کی حفاظت شامل حال نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے۔ دُعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہدایت پر کاربند رکھے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۰۶)

"مذہبی باتوں کو علمی رنگ میں بیان کرنا چاہیئے اور یہ تب ہو سکتا ہے کہ جب انسان کو گیان حاصل ہو۔ ورنہ بِلا سوچے سمجھے کہہ دینے سے کچھ نتیجہ نہیں نکلا کرتا۔ ہر ایک مذہب میں کھُلی کھُلی بات اور گیان کی بات بھی ہوتی ہے جب تک انسان نفس کو صاف کر کے بات نہ کرے تو ٹھیک پتہ نہیں لگتا۔ آج کل ہار جیت کو مدِّنظر رکھ کر لوگ بات کرتے ہیں۔ اس سے فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱۹)

سانحۂ ارتحال

مکرم چوہدری خلیل احمد انعام اللہ صاحب جو مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق ناظم دار القضاء کے برادرِ اصغر تھے۔ مورخہ ۱۲ نومبر ۹۱ء کو ۷۶ سال کی عمر میں زیدہ ہسپتال لاہور میں ایک اپریشن کے دوران وفات پا گئے۔ ان کی میت سیالکوٹ لے جائی گئی۔ جہاں مقامی مربی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب موصوف کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کریں۔

بحالی کھاتہ جات دفتر اوّل

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"بحالی کھاتہ جات دفتر اوّل اس لئے میں نے یہ تحریک کی تھی کہ جہاں تک جماعت کو توفیق ہو کرید کرید کر ان لوگوں کے متعلق (یعنی دفتر اوّل کے مجاہدین اوّل) معلوم کریں کہ اُن کی اولادیں اور عزیز کہاں ہیں۔ جوان رفتگان کے لئے وعدوں کو دوبارہ از سرِ نو پیش کریں اور وعدہ کریں کہ وہ اور ان کی آئندہ نسلیں ان وعدوں کو اضافہ کے ساتھ پیش کرتی چلی جائیں گی تاکہ یہ دفتر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جائے۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

بیماری کی صُورت میں دوا بھی کریں اور خُدا کے حضور بھی جھکیں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمیشہ آپ پر نازل ہوں)

"یہ کہنا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ شافی ہے اس لئے کسی دوا کے استعمال کی ضرورت نہیں (دینِ حق کی) تعلیم سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ ایسے لوگ دائیں طرف جھکنے والے ہوتے ہیں۔ وہ ظاہر میں تو توحید کے قائل ہوتے ہیں لیکن اندرونی طور پر اور باطنی لحاظ سے مشرک ہوتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ دوائیاں وغیرہ اپنے آپ ہی آگئی ہیں۔ خدا کی منشاء اور اس کی حکمت کاملہ نے ان کو پیدا نہیں کیا ایسا سمجھنا غلط ہے۔ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالےٰ کو نہیں مانتے یا وہ حقیقی توحید پر قائم نہیں ہوتے وہ کہتے ہیں کہ بس دوا کھالی۔ آرام آجائے گا۔ لیکن صرف دوا پر بھروسہ کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔ ویسے اگر خدا تعالےٰ نے شفا دینی ہو تو وہ مٹی کی چٹکی میں شفا رکھ دیتا ہے۔ ہم نے خود اپنی زندگی میں دیکھا ہے کہ سخت تکلیف میں مبتلا بلکہ تڑپتے ہوئے مریض کو مٹی کی ایک چٹکی دی گئی اور اسے آرام آگیا اور پھر ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ایک ہی نسخہ ایک دعا گو طبیب دیتا ہے تو مریض کو شفا ہو جاتی ہے اور ایک غافل شخص جس کو توحید کا علم نہیں ہوتا اور وہ دعاؤں سے کام نہیں لیتا وہی نسخہ اور وہی دوا دیتا ہے لیکن مریض کو شفا نہیں ہوتی .... چنانچہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ایک موقعہ پر یہ ہدایت فرمائی ہے کہ بڑا ظالم ہے وہ ڈاکٹر اور طبیب جو اپنے مریض کے لئے دعا نہیں کرتا۔ ظالم اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ صرف دوائی سے آرام آجائے گا۔ یا اس کی طبی مہارت مریض کے کام آجائے گی۔ ڈاکٹر کی مہارت اور دوا اس وقت مریض کے کام آتی ہے جب اللہ تعالےٰ آسمانوں سے ایسا حکم نازل کرتا ہے ورنہ وہ فائدہ نہیں کرتی۔ پس بائیں طرف جھکنے

باقی صد پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ فتح ۱۳۷۰ ہش ۳ر دسمبر ۱۹۹۱ء

چندے اور حصولِ رضائے الٰہی

گذشتہ دنوں جب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کسی غیر ملکی کو بتایا کہ اگر کسی احمدی سے چندہ نہ لینے کا فیصلہ کر لیا جائے تو وہ شخص اسے بہت بڑی سزا سمجھتا ہے تو یہ بات سن کر جیسا کہ حضور نے بیان فرمایا ہے اس شخص کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ اس کا تصوّر تو یہ تھا کہ اگر کسی سے کوئی رقم نہ لی جائے تو اسے خوشی محسوس ہونی چاہیئے کیونکہ اسے اس رقم کے ذاتی طور پر خرچ کرنے سے محروم کرنے کی بجائے اسے یہ موقع دیا جاتا ہے کہ جاؤ اسے جس طرح چاہو اپنے استعمال میں لاؤ۔ جس شخص سے حضور گفتگو فرما رہے تھے اس کے لئے یہ بات نہایت تعجب انگیز تھی کہ چندہ نہ لینے کا فیصلہ سن کر وہ احمدی اسے سزا سمجھتا ہے اور یقیناً اس پر افسوس اور اظہارِ ندامت کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر کام کی اہمیت اس کے اغراض ومقاصد کو مدِّ نظر کر متعیّن کی جاتی ہے اور اگر انسان کو ان اغراض ومقاصد سے وابستگی بھی ہو تو کام کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ہم روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں ضائع ہو گیا۔ کبھی کہتے ہیں کہ اچھا ہی ہُوا کہ روپیہ یوں خرچ کر لیا گیا۔ اور ہم یہ سب کچھ روپیہ کے خرچ کرنے کے اغراض کے پیشِ نظر ہی کہتے ہیں۔ جو روپیہ ہم جماعت کو دیتے ہیں وہ کسی فرد کو نہیں بلکہ جماعت کو بھی نہیں۔ دراصل خدا تعالیٰ کو دیتے ہیں اور اس یقین کے ساتھ دیتے ہیں کہ اسی کا دیا ہُوا ہے اور اسی کے کہنے پر اس کا کچھ حصّہ اسے دے رہے ہیں اور بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی ہے۔ جو اسے دیتے ہیں وہ کسی نہ کسی رنگ میں واپس ہی ملنے کا یقین نہیں ہے بلکہ یہ بھی یقین ہے کہ کئی گُنا ملے گا۔

ان ساری باتوں کے پیشِ نظر اگر کسی احمدی سے خدانخواستہ چندہ نہ لینے کا فیصلہ ہو جائے تو وہ روئے گا نہیں تو اور کیا کرے گا وہ تو یہی سمجھے گا کہ اس کا سارا روپیہ جو اس کی جیب میں رہتا ہے اور جس کی ایک ایک پائی کو اپنے لئے استعمال کر سکتا ہے ڈوب گیا اور اس کی زندگی غارت ہو گئی۔ اس بات کو احمدی کے علاوہ اور کون سمجھ سکتا ہے اور اس بات کو ہر احمدی جتنی اچھی طرح سمجھ لے اتنا ہی اچھا ہے۔

ہمارے چندے خدا کی رضا کے لئے ہوتے ہیں اور ہمیں صرف اور صرف خدا ہی کی رضا کی ضرورت ہے۔

تُو لوگوں سے ملتا نہیں، جنکو یہ گلہ ہے
مَیں ان کو بتاؤں گا کہ تُو مجھ سے مِلا ہے
ہے تیری ملاقات محبت کا کرشمہ
یہ حق ہے کسی کا، نہ کسی شے کا صلہ ہے

ابوالاقبال

یُوں نہ مجبور کو مسند پہ بٹھایا جائے
فیصلہ تم نے جو لکھّا ہے سُنایا جائے

قتلِ ناحق کا اگر حکم سُنایا جائے
کچھ تو اس حکم کا مقصد بھی بتایا جائے

کی عطا جس نے ہمیں اپنی غلامی کی سند
اس کا احسان بھلا کیسے بھلایا جائے

یُوں سمایا جاتا ہے وہ دھیان میں خوشبو بن کر
جیسے آئینے کے اندر کوئی سایا جائے

روز ہو جاتی ہے دربان سے ٹکّر اپنی
مقتلِ جاں میں کبھی چُپکے سے نہ جایا جائے

اس کے انجام کو دیوار پہ چسپاں کر دو
وہ اگر جاتا ہے تو بارِ خدایا جائے

میرے ہمدرد نہ بن جائیں مرے ہمراہی
میرے ماتھے پہ مرا غم نہ سجایا جائے

چاندنی رات کو پھرنے دیا جائے تنہا
چاند کے دُودھ میں پانی نہ ملایا جائے

چین سے سونے دیا جائے مجھے سُولی پر
مجھ گئے وقت کو واپس نہ بلایا جائے

اب تو اپنے بھی یہاں نام پتہ پوچھتے ہیں
کوئے الزام میں اپنا نہ پرایا جائے

اس کو سمجھانے کی کوشش تو مَیں کر لوں مضطر
دلِ ناداں کو اگر سامنے لایا جائے

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ: فہیم احمد خادم (مربی سلسلہ)

قائدِ اعظم نے فرمایا

دستورِ پاکستان

آپ نے فروری ۱۹۴۸ء میں امریکہ کے لوگوں کے لئے تقریر ریکارڈ کرائی اس میں آپ نے وضاحت کرتے ہوئے صاف فرمایا:۔

"پاکستان کا دستور ابھی بننا ہے اور یہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی بنائے گی۔ مجھے نہیں معلوم اس دستور کی شکل و ہیئت کیا ہوگی لیکن اتنا یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ جمہوری نوعیت کا ہوگا اور اسلام کے بنیادی اصولوں پر مشتمل ان اصولوں کا اطلاق آج کی عملی زندگی میں اس طرح ہو سکتا ہے جسطرح تیرہ سو سال پہلے ہوا تھا۔ اسلام اور اس کے نظریات سے ہم نے جمہوریت کا سبق سیکھا ہے۔ اسلام نے ہمیں انسانی مساوات، انصاف اور ہر ایک سے رواداری کا درس دیا ہے ہم ان عظیم الشان روایات کے وارث اور امین ہیں اور پاکستان کے آئندہ دستور کے معماروں کی حیثیت سے ہم اپنی ذمہ داریوں اور فرائض سے بخوبی آگاہ ہیں۔"

بحوالہ میراث قائداعظم ص۲ از جاوید اقبال
ناشر: فیروز سنز

آپ نے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان دستور ساز اسمبلی کے مشہور خطبۂ صدارت میں فرمایا کہ:۔

"آپ آزاد ہیں۔ آپ عبادت کے لئے اپنے مندروں میں جانے میں آزاد ہیں۔ آپ اپنی مسجدوں میں جانے میں آزاد ہیں۔ آپ مملکتِ پاکستان میں اپنے عقیدہ کے مطابق اپنی عبادت گاہوں میں، جانے میں آزاد ہیں۔ آپ خواہ کسی مذہب، فرقے یا عقیدہ سے تعلق رکھتے ہوں امور مملکت کو اس سے سروکار نہیں.... ہم اس زمانے میں آغاز کر رہے ہیں جبکہ دو فرقوں کے درمیان کسی قسم کا امتیاز روا نہیں رکھا جاتا۔ جبکہ ایک فرقہ کو دوسرے فرقہ پر رنگ و نسل کی وجہ سے ترجیح نہیں دی جاتی۔ ہم اس بنیادی اصول سے آغاز کر رہے ہیں کہ ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہیں اور برابر کے شہری۔"

(بحوالہ میراثِ قائداعظم ص۴۳، ۴۴ از جاوید اقبال۔ ناشر فیروز سنز)

"ہماری خارجہ پالیسی کا اصل اصول تمام اقوام عالم کے لئے دوستی اور خیرسگالی کا عملی جذبہ ہے۔ ہم دنیا کی کسی قوم یا ملک کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتے ہم قومی اور بین الاقوامی معاملات میں دیانت اور انصاف کے اصول پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم دنیا میں امن اور خوشحالی کے اضافے اور ترقی کے لئے اپنی جانب سے زیادہ سے زیادہ کردار انجام دینے کے لئے تیار رہیں۔ پاکستان دنیا کی مظلوم اور کچلی ہوئی عوام کو اخلاقی اور مادی امداد دینے سے بھی نہیں ہچکچائے گا پاکستان اقوام متحدہ کے منشور میں درج شدہ اصولوں کا حامی ہے۔

(امریکی عوام سے خطاب فروری ۱۹۴۸ء)

بحوالہ تعلیمات قائداعظم ص۱۸۱ مرتبہ کلیم نشتر ناشر مکتب عالیہ ایبک روڈ لاہور

"ایک بات یاد رکھیئے اگرچہ یہ انتخابات اہم ہیں تاہم انھیں جیتنے کے لئے نامناسب طریق اختیار نہ کئے جائیں۔ مثال کے طور پر آپ کو جی ایم سید کے حلقہ میں مسلم لیگ کے نمائندے قاضی اکبر کو ہر قیمت کامیاب کرانا ہے۔ لیکن ووٹروں کو کسی قسم کی رشوت نہیں دی جائے گی۔ میں یہ ہرگز پسند نہیں کروں گا کہ ووٹ خریدنے کے لئے کسی ووٹر کو ایک روپیہ بھی دیا جائے۔ یہ بددیانتی اور بے ایمانی ہے میں اس بے ایمانی کے مقابلے میں ہار جانے کو ترجیح دوں گا۔"

قائداعظم ص۱۶۴ از جی الانا
ترجمہ رئیس امروہوی۔ ناشر فیروز سنز

"اب ہم سب پاکستانی ہیں۔ نہ بلوچی نہ پٹھان، نہ سندھی، نہ بنگالی، نہ پنجابی۔ ہمیں پاکستانی اور صرف پاکستانی کہلوانے پر فخر ہونا چاہیئے۔ جو عمل کریں جو قدم بھی اٹھائیں پاکستانی اور فقط پاکستانی کی حیثیت سے۔"

بحوالہ تعلیماتِ قائداعظم ص۱۲۵ مرتبہ کلیم نشتر

"صوبائیت ایک لعنت ہے۔ ایک بیماری ہے، میں اس سے مسلمانوں کو نجات دلانا چاہتا ہوں۔ کوئی قوم اُس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ ایک عزم کے ساتھ متحد ہو کر نہ چلے۔ ہم سب پاکستانی ہیں اور مملکت کے لئے ہم سب کو مل کر کام کرنا ہے۔ قربانیاں دینی ہیں اور وقت پڑے تو جان بھی دے دینا ہے۔ تاوقتیکہ پاکستان ایک عظیم مملکت نہ بن جائے۔"

بحوالہ تعلیمات قائداعظم ص۱۵۵ مرتبہ کلیم نشتر

"پاکستان کی ترقی کا انحصار زیادہ تر تعلیم پر ہے یعنی ہم کیونکہ اپنے بچوں کو پاکستان کا سچا خدمت گزار بناتے ہیں..... ہمیں جو کچھ کرنا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے لوگوں کی توانائیوں کو ایک راہ پر لگائیں اور آنے والی نسلوں کے کردار کی تعمیر ابھی سے کریں۔ اس امر کی فوری ضرورت ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبہ میں تعلیم دی جائے۔ کیونکہ اس سے ہمارے مستقبل کی معاشی زندگی کا معیار بلند ہونے کی اُمید ہے۔"

بحوالہ تعلیمات قائداعظم ص۱۳۴، ۱۳۵ مرتبہ کلیم نشتر

"کسی قوم کو ایک مملکت کا حکمران اور ملک چلانے کے قابل بنانے کے لئے کم از کم تین بڑے ستونوں کی ضرورت ہے۔ تعلیم کے بغیر آپ ایسی ہی حالت میں ہیں جیسی کہ کل رات یہ پنڈال اندھیرے میں تھی۔ تعلیم کے ساتھ آپ اس حالت میں ہوں گے جیسے اب دن کے اس چکاچوند اُجالے میں ہیں۔ دوسرے کوئی قوم کوئی بڑا کام نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ کاروبار، تجارت اور صنعت و حرفت کے میدانوں میں معاشی طور پر مستحکم نہ ہو۔ اور تیسرے جب آپ تعلیم کے ذریعے علم کی روشنی حاصل کر لیں اور جب آپ معاشی صنعتی اور تجارتی لحاظ سے خود کو مضبوط کر لیں تو آپ کو اپنے دفاع کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ یعنی بیرونی جارحیت سے بچاؤ اور اندرونی امن و امان کو برقرار رکھنے کے لئے۔ ان تینوں ستونوں پر ایک قوم کھڑی ہوتی ہے اور کسی قوم کی عظمت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اس کے یہ تینوں ستون کتنے مضبوط ہیں..."

بحوالہ تعلیمات قائداعظم ص۱۲۹ مرتبہ کلیم نشتر

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون بسین

نئی توانائی

اگرچہ لگتا تو یہ ایک خواب ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ دنیا بھر کی توانائی کی ضروریات کو نہایت صاف ستھرے طریق پر سورج ہوا اور لہروں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ ایسی توانائی ہے۔ جسے بار بار استعمال کیا جا سکتا ہے یعنی ایک دفعہ استعمال کرنے کے بعد یہ خطرہ نہیں ہوتا کہ دوبارہ استعمال کرنے کے لئے یہ حاصل نہ کی جا سکے۔ سورج بھی موجود ہے۔ ہوا بھی موجود ہے اور پانی کی لہریں بھی۔ اور ہر روز ان میں نئی توانائی پیدا ہوتی ہے اور وہ استعمال کے لئے حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہ ایسی بات نہیں ہے۔ جیسی کوئلہ وغیرہ کے ساتھ کہ کوئلے کی کان ختم ہو جائے تو کوئلہ ختم ہو گیا۔ اسی کان میں پھر کوئلہ پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ یا پٹرول کے کنویں خشک ہو جائیں تو ان کنوؤں میں پھر پٹرول پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جہاں تک سورج ہوا اور لہروں کا تعلق ہے یہ ہمیشہ اور تازہ بتازہ توانائی پیش کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ سائنس دان اور ماہرینِ ماحولیات یہ کہتے ہیں کہ اس بات کا احساس بڑھ رہا ہے کہ دوسری قسم کی توانائیوں کو چھوڑ کر مثلاً کوئلہ تیل جو بری توانائی کو چھوڑ کر ان سیدھی سادھی توانائی کی اشیاء سے توانائی حاصل کی جائے لیکن ایسا صرف اس صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ دنیا بھر کی حکومتیں اس کی پشت پناہی کریں اور توانائی کے جو دوسرے ذریعے ہیں اور جن کی خواہ مخواہ پشت پناہی کی جاتی ہے انہیں ختم کیا جائے یعنی جب تک حکومتیں دوسری توانائی کے استعمال پر پابندی نہیں لگا دیتیں اس وقت تک اس سیدھی سادھی توانائی کے استعمال کئے جانے کا موقعہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ ماہرین ماحولیات کا تو خیال ہے کہ دنیا بھر میں اس توانائی کو سرفہرست ہونا چاہیئے۔

جہاں تک محکمہ آب و ہوا کے افسران کا تعلق ہے ان میں سے ایک گاڈون اوباسی جو سیکرٹری جنرل ہیں (عالمی تنظیم آب و ہوا) نے یہ بات جنیوا میں اس ماہ ہونے والی کانفرنس میں پیش کی۔ ان کی اقوام متحدہ کی ایجنسی یہ چاہتی ہے کہ دنیا میں عالمی طور پر گرمی پیدا کر کے تباہی لانے والے عوامل کو کم سے کم کیا جائے یہ چیزیں تیل، کوئلہ اور گیس بھی ہو سکتی ہیں۔

اقوام متحدہ کے سائنس دانوں کے ایک پینل نے گذشتہ سال اس بات کا اظہار کیا کہ اس طرح جو تباہ کن گرمی پیدا ہوتی ہے اسے آب و ہوا کو مستحکم رکھنے کے لئے ۶۰ فی صد کم کرنا پڑے گا۔ ان

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر۔ مربی سلسلہ گیمبیا

عنکبوت

اگر آپ کو کبھی چین کے کسانوں کے چاول اور کپاس کے کھیتوں میں جانے کا موقعہ ملے تو آپ ایک دلچسپ اور عجیب و غریب نظارہ پائیں گے۔ کسانوں نے اپنے کھیتوں میں تنکوں کے چھوٹے چھوٹے مکان نما بنا رکھے ہیں جو ہزاروں ایکڑ رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں جو بادی النظر میں مضحکہ خیز چیزیں نظر آتی ہیں مگر ان کی تعمیر کا ایک اہم مقصد ہے اور وہ ہے عنکبوت کے لئے گھروں کی تعمیر۔ چونکہ سردی اکثر مکڑوں کی ہلاکت کا موجب بنتی ہے اور نئی نسل پیدا ہو کر اس کمی کو پورا کرنے میں کئی مہینے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے کسانوں نے ان مکڑوں کے بچاؤ کی خاطر یہ ہزارہا گھر تیار کئے ہیں جو کسانوں کے کھیتوں میں ہر وقت چوکیدار کا کام دیتے ہوئے فصلوں کو کیڑوں سے بچانے میں مصروف رہتے ہیں۔ چینیوں نے فصلوں کو کیڑوں سے بچانے کی خاطر استعمال کرنے والی دواؤں کے استعمال میں کمی اور ان مکڑوں کی افزائش میں ترقی پکڑنا شروع کی ہے جو کامیاب ہو رہی ہے۔ اس طریقۂ حفاظت کو اختیار کرنے میں چین کو سب ملکوں پر سبقت حاصل ہے تاہم دوسرے ملکوں میں بھی اس طریقے پر عمل کرتے ہوئے مکڑوں کی افزائش کا کام شروع کیا گیا ہے۔

مکڑے کو عام طور پر کیڑوں میں شمار کیا جاتا ہے جو درست نہیں ہے مکڑا دراصل جانداروں کی اس قسم سے تعلق رکھتا ہے جسے ARACHNIDS کہتے ہیں۔ مکڑا کیڑوں مکوڑوں کا جانی دشمن ہے اور کمرشل دواؤں کی نسبت زیادہ مفید اور مہلک ہے۔ طاعون کی روک تھام میں مکڑا ہماری بہت مدد کر سکتا ہے۔ اسی طرح دماغی امراض کے علاج میں مکڑے کے ذریعہ مختلف دوائیں تیار کرنے کے سلسلے میں اس پر بہت سی ریسرچ کی جا چکی ہے۔ اسی طرح اس کے جالے کا دھاگہ ممکن ہے کہ سرجری میں پیوند کاری کے لئے نیز بلٹ پروف جیکٹ تیار کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ ایک امریکن ماہر حیاتیات جو فلوریڈا کے مکڑوں کا ماہر ترین محقق سمجھا جاتا ہے، نے بڑی محنت کے ساتھ مکڑوں کی مفید ذہانت پر تحقیق کی۔ مثلاً ایک قسم کا مکڑا جسے بنانا سپائڈر BANANA SPIDER کہتے ہیں، ہلکے نسواری رنگ کا ہوتا ہے جو انسان کے لئے قطعی غیر مضر ہے اور عموماً گرم علاقوں میں رہنا پسند کرتا ہے۔ لال بیگ اس کی مرغوب غذا ہے اس طرح یہ گھر کو اس کراہت آمیز کیڑے سے پاک رکھتا ہے۔

وسطی امریکہ میں لوگ اس مکڑے کو خوش آمدید کہتے ہیں جو ایسے چھوٹے چھوٹے کیڑوں حتّٰی کہ چھپکلیوں کا شکار بھی کر جاتا ہے۔ اسی طرح مکڑے کی ایک نسل کو WOLF SPIDER کہتے ہیں۔ جو عموماً کھیتوں میں ملتا ہے جس کی موٹائی ایک انچ قطر تک ہوتی ہے۔ یہ مکڑا کھیتوں میں مضر کیڑوں کی تلاش میں رہتا ہے اور "مفت پٹرولنگ" کرتا ہے۔

کیلیفورنیا کے ایک زمیندار نے بڑے درختوں کی قطاروں کے درمیان میں کھیتی باڑی کا تجربہ کیا جس کے نتیجے میں اچانک یہ بات سامنے آئی کہ مکڑے کی نسل میں اچانک بہت ترقی ہوئی ہے اور سیب کے پھل میں جہاں کیڑا حملہ آور ہو چکا تھا، مکڑوں نے ان کا صفایا کر دیا اور گذشتہ کی نسبت ۲۲ فیصد زیادہ فصل پیدا ہوئی۔ بہت سے مکڑے برطانوی کسانوں کے لئے مفید ثابت ہو رہے ہیں اور ان کی موسم سرما کی گندم کی فصل کو کیڑوں سے اس وقت پاک رکھتے ہیں جب درجہ حرارت لیڈی برڈ جیسے پرندوں کے لئے بہت گر چکا ہوتا ہے جو ان کیڑوں کا صفایا کرنے میں بہت مفید اور ممد ہیں۔

شمالی امریکہ میں حال ہی میں مکڑوں کو نہایت اہم طور پر فصلوں اور جنگلوں کے لئے نقصان دہ کیڑوں کے خلاف مہم میں شمار کیا گیا ہے کیونکہ ایک مکڑا پانچ چھ ایسے کیڑوں کو روزانہ ختم کر سکتا ہے اور خاص کیڑے GYPSY MOTH پر بھی حملہ آور ہوتا ہے جسے بہت مضر شمار کیا جاتا ہے۔ گو اکثر مکڑے انسان کے لئے نقصان دہ نہیں ہیں تاہم BLACK WIDOW اور BROWN RECLUSE انسان کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔ عام طور پر مکڑوں کے کاٹنے کی کہانیاں بڑھا چڑھا کر پیش کی جاتی ہیں تاہم کیڑے بہر حال مکڑوں سے خوف زدہ ہوتے ہیں کیونکہ مکڑوں کو قدرت نے شکار کے بہت سے کار آمد اور خوفناک طریقے سکھائے ہیں جن میں سے ایک مثلاً اپنے لعاب کا استعمال ہے۔ لعاب پھینک کر شکار کرنے والا مکڑا اتنا سُست اور سادہ نظر آتا ہے کہ اُس کے شکار نہ کر سکنے کے بارے میں یقین کی حد تک خیال کیا جا سکتا ہے لیکن جب یہ ایک مکھی کے قریب پہنچ جاتا ہے تو ایسی سُرعت کے ساتھ مکھی پر اپنا لعاب پھینکتا ہے کہ مکھی اسی جگہ پر چپک کر رہ جاتی ہے جس پر مکڑا اسے اپنی گرفت میں لے کر اپنے مہلک زہر سے اس کا کام تمام کر دیتا ہے۔

محققین نے معلوم کیا ہے کہ مکڑے کو قدرت نے کیڑے کے خلاف جو زہر عطا کیا ہے وہ کیڑے مار دواؤں سے دس لاکھ گنا سے زیادہ طاقتور ہے اور ماحول کے لئے نقصان دہ بھی نہیں ہے۔ مکڑے کا زہر کیڑے کے اعصابی نظام پر فوری اثر انداز ہوتا ہے اور اس کیمیکل کے عمل کو جو اعصابی نظام اور پٹھوں میں رابطہ کا کام دیتا ہے، معطل کر دیتا ہے۔ جب مکڑا اپنے شکار کو ڈس لیتا ہے تو کیڑے کا دماغ اعصاب کو پیغام برابر بھیج رہا ہوتا ہے مگر وہ سگنل پٹھوں کو نہیں پہنچ سکتا۔ چنانچہ کیڑا بے طاقت ہو کر رہ جاتا ہے۔ جبکہ مکڑا زندہ شکار کو ہی کھانا شروع کر دیتا ہے۔

گو یہ ایک موہوم سا خیال ہے مگر ممکن ہے کہ مکڑے کا زہر مستقبل میں انسانی صحت میں اہم کردار ادا کر سکے۔ بعض محققین یہ تحقیق بھی کر رہے ہیں کہ مکڑے کے زہر کو مرع یعنی مرگی اور دیگر دماغی امراض کے علاج میں استعمال کیا جا سکے۔ ایک مکڑا ایسا ہے جو تین اطراف والا جالا تیار کرتا ہے جسے وہ ایک تار کی مدد سے کنٹرول کرتا ہے۔ جب شکار جالے کے اندر ٹکراتا ہے تو مکڑا تار کو ڈھیلا کرتا جاتا ہے چنانچہ جالا شکار کے گرد لپٹ جاتا ہے۔ اس مکڑے کو ٹرائی اینگل سپائیڈر کہتے ہیں۔ ایک مکڑا ریشم کے کیڑے کی طرح جالے کا دھاگہ بُن کر گھر سا بنا لیتا ہے اور اس میں چھپ کر بیٹھ جاتا ہے۔ جب بیرونی سطح پر سے کوئی شکار گزرتا ہے تو مکڑا اس جالے کے اندر سے ہی اسے کاٹ لیتا ہے اور اسے شکار کر لیتا ہے۔

سائنسدانوں کے لئے جو نہایت دلچسپ بات ہے وہ مکڑے کے جالے کا دھاگہ ہے جو نہایت باریک اور نازک دکھائی دیتا ہے مگر حقیقت میں اس کی بعض قسمیں سٹیل سے بھی زیادہ مضبوط ہیں۔ مکڑے کی تین قسمیں ایسی ہیں جن کے جالے کے دھاگے اگر جمع کر کے ان کی رسی تیار کی جائے تو اُن کی مضبوطی نائیلون اور کاربن فائبر کے برابر ہو جاتی ہے جو ہوائی جہازوں کی انڈسٹری میں استعمال ہوتے ہیں۔ مزید برآں مکڑے کے جالے کی رسّی میں قدرتی لچک ہوتی ہے جو مصنوعی طور پر تیار کردہ کسی بھی فائبر میں نہیں پائی جاتی۔ کیلیفورنیا کی ایک کمپنی مکڑے کے جالے پر تفصیلی تحقیق کر رہی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ آخر کار یہ دھاگہ انسانی دل کے والوز، مصنوعی شریانوں اور اعضاء کی پیوندکاری میں استعمال ہو سکے گا۔

سائنسدان جینیٹک انجنیئرنگ کے ذریعہ مکڑے کے جالے کی بہتر قسمیں تیار کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ جس کے نتیجے میں اس کا ایک استعمال ایسی جیکٹوں کی تیاری ہوگا جو پولیس اور فوجی پہنتے ہیں۔ جس پر گولی اثر نہیں کرتی۔

مکڑے کی فارمنگ شاید مویشیوں کی افزائش کی صورت میں مقبول نہ ہو سکے۔ تاہم نیوگنی کے جنگلوں میں ایک ایسا مکڑا بھی پایا جاتا ہے جو غذا مہیا کرتا ہے یہ مکڑا بائیسکل کے پہیے کی جسامت کے برابر دھاگے کے گولے تیار کرتا ہے۔ اس کی مادہ نر سے تین سو گنا بڑی ہوتی ہے۔ جس کی جسامت انسان کے ہاتھ کی ہتھیلی کو چھپا لیتی ہے۔ یہ بانس کے کھوکھلے حصّے میں رہنا پسند کرتی ہے۔ چنانچہ لوگ اسے اس طرح پکڑ کر بانس کے دونوں اطراف بند کر کے آگ میں ڈال دیتے ہیں۔ دس پندرہ منٹ میں جب بانس سیاہ ہو جاتا ہے، اندر سے بھُنی ہوئی مادہ مکڑی کو نکال کر غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مستقبل میں مکڑے شاید ہمارے کھانوں کی زینت تو نہ بن سکیں لیکن

باقی صہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفت روزہ "لاہور" کا ایک اداریہ

امن کانفرنس

جب سے امریکہ نے عالم اسلام کی اشک شوئی کے لئے امن کانفرنس کا ڈول ڈالا ہے (جس کا ایک ناکام اجلاس سپین کے دارالحکومت "میڈرڈ" میں ہو بھی چکا ہے) قارئین "لاہور" کی طرف سے — "امن کے لئے اسلامی تعلیم" "کانفرنس میں مسلم نمائندوں کے طرز عمل" "اسرائیل کے موقف" اور کانفرنس کی ناکامی کی صورت میں مسلم ممالک کے آئندہ لائحہ عمل" کے بارے میں متعدد استفسارات موصول ہوئے ہیں۔ آج کی صحبت میں انہی کا مجمل جواب دینا مقصود ہے۔

اسلام ایک امن پسند مذہب ہے اور جہاں تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے بارے میں ہمارے مطالعہ کا تعلق ہے۔ اس میں کسی قسم کی دہشت گردی ظلم و فساد اور جبر کی گنجائش نہیں (ہے) اسلام کا بنیادی موٹو ہے۔ اس لئے ہر صحیح الفکر مسلمان قیام امن کے لئے ہر سچی کوشش کا خیر مقدم ہی کرے گا۔ ایسے امن کے لئے سچی کوشش کا خیر مقدم جو کامل انصاف یعنی (ABSOLUTE JUSTICE) پر مبنی ہو کیونکہ "حقیقی امن" مشروط ہے "سو فیصدی انصاف" سے — یہ بھی یاد رہنا چاہیئے کہ جہاں "سودے بازی" ہوگی وہاں لازماً طاقتور کمزور کو مجبور کرکے اس کا حق غصب کرنے کی کوشش کرے گا بلکہ وہاں امن کے نام پر "ناانصافی" کے ایسے فیصلے بھی ہو سکتے ہیں جو وقتی امن تو مہیا کریں لیکن عملاً یہ امن ایک سوئے ہوئے آتش فشاں کے مصداق ہوگا۔ بدقسمتی سے اس وقت امن کانفرنس میں شریک مسلمان ملکوں کے ہاتھ میں کوئی کارڈ نہیں ہے۔ سارے کارڈ اسرائیل ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی تقدیر کوئی اعجازی نشان دکھا دے تو اور بات ہے۔ بظاہر اس کانفرنس کے نتیجہ میں سو فیصدی انصاف پر مبنی امن کا قیام ممکن نظر نہیں آتا۔ اور جو امن انصاف کی بنیادوں پر قائم نہ ہو وہ پائیدار نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک تو اصولاً یہ قضیہ "اقوام متحدہ" ہی کے ذریعہ حل ہونا چاہیئے تھا بلکہ اور بھی بہتر ہوتا کہ "عالمی انصاف" کے سامنے پیش کیا جاتا۔ اور فریقین اس کے فیصلے کے پابند ہوتے اور اگر کوئی فریق اقوام متحدہ یا عالمی عدالت انصاف کے فیصلہ پر عملدرآمد نہ کرتا تو عالمی رائے عامہ اور طاقتیں مجتمع ہو کر پائیدار امن کے حصول کی خاطر انصاف پر مبنی فیصلہ نافذ کراتیں جس اصول کے تحت وہ کویت خالی کرانے کے لئے عراق پر دباؤ ڈال چکی ہیں۔

گو وہاں یہ دباؤ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی ڈال دیا گیا جس کے نتیجہ میں لاکھوں معصوم بچے لقمۂ اجل بن گئے۔ اور بن رہے ہیں اور جو ہرگز انصاف کے تقاضوں کے مطابق نہ تھا۔

جہاں تک ان مسلمان حکومتوں اور بے وطن فلسطینیوں کے نمائندوں کا تعلق ہے جو اس کانفرنس کے تحت ہونے والی دوطرفہ گفت و شنید میں حصہ لے رہے ہیں۔ ہماری خواہش ہی نہیں دعا بھی ہے کہ اللہ انہیں حکمت و دانائی اور سمجھ کے مطابق امن کے قیام کی خاطر ایسا سمجھوتہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس سے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت میسر آسکے۔ کیونکہ جہاں حقوق کی پامالی کا سوال ہو اور مسلمہ بین الاقوامی اصولوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہو وہاں محض فرضی امن کے نام پر دباؤ کے سامنے جھک جانے کی نہ اسلام اجازت دیتا ہے اور نہ انسانیت کی اعلےٰ اقدار ہی اس کی تائید کرتی ہیں۔

امن کا سمجھوتہ بہرحال وہی پائیدار ہوگا جو کلمہ انصاف پر مبنی ہو۔ دائمی ہو۔ اور جو اس سارے خطے کے لئے بلا لحاظ مذہب و ملت خوش آئند اور خوشحال مستقبل کی ضمانت ثابت ہو۔ لاریب اس کانفرنس کے اثرات دُور دُور تک تمام عالم پر مرتب ہونگے۔ خدانخواستہ اگر کانفرنس کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوتی تو جب بھی فلسطینیوں اور ان سے ہمدردی رکھنے والے دیگر ملکوں کے لئے ہمارا مشورہ ہوگا کہ وہ اپنے حقوق منوانے کے لئے دہشت گردی اور فتنہ فساد کی راہ ہرگز اختیار نہ کریں۔ کیونکہ نہ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے اور نہ اس سے اب تک فلسطینیوں کے مقاصد ہی کو کوئی تقویت پہنچی ہے کیونکہ اس طرز عمل سے ان کے مفادات کو ہمیشہ نقصان ہی پہنچتا رہا ہے۔ اور لاکھوں فلسطینی اس کے نتیجے میں بے پناہ مصائب کا نشانہ بنتے رہے ہیں۔ بہتر یہ ہوگا کہ ناکامی کی صورت میں مسلم ممالک باہم مل کر پرامن جدوجہد کا ایک عالمی منصوبہ بنائیں — اسی طرح انصاف پسند مغربی ملکوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اسرائیل کو ہر قسم کے جارحانہ اقدام سے باز رکھنے کے لئے اپنی جدوجہد تیز کردیں۔ مسلمانوں کی طرف سے پرامن طریق کار کی یہ ضمانت اسرائیل پر مقبوضہ عرب علاقوں کو خالی کرانے کے لئے مغربی اور عالمی برادری کے دباؤ کو مؤثر بنا دے گی اور اسرائیل کو رفتہ رفتہ اس بات پر آمادہ کیا جاسکے گا کہ وہ جنگ کے ذریعہ ہتھیائے ہوئے علاقوں کو چھوڑ کر وہاں دائمی امن کی تخم ریزی کرے کہ خود اس کے لئے بھی یہی بہتر ہے کہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ صلح جوئی اور دوستی کے ساتھ رہے۔

جہاں تک ہماری ذاتی رائے کا تعلق ہے ان عرب اسرائیل مذاکرات کی بنیاد ہی کھوکھلی ہے کیونکہ

اوّل — اس کانفرنس کا ڈول ڈالنے والی طاقتیں عملاً اسرائیل کی پشت پناہ ہیں اگر ایک اسے "افرادی طاقت" بہم پہنچا کر اس کے ہاتھ مضبوط کر رہی ہے تو دوسری سیاسی اسلحی اور اقتصادی امداد مہیا کرکے۔

دوم — امن کانفرنس کے انعقاد کی محرک طاقتوں کی طرف سے ابھی تک واضح طور پر یہ اعلان نہیں کیا گیا کہ
عالمی برادری جنگ کے ذریعہ ہتھیائے گئے علاقوں پر مستقل قبضہ تسلیم نہیں کرتی۔
اصولاً یہ دوطرفہ گفت و شنید اس بات پر نہیں کہ

"اسرائیل مقبوضہ عرب علاقے چھوڑے گا یا نہیں"

بلکہ اس طے شدہ موقف کے اعلان کے بعد — "کہ مقبوضہ علاقے تو اسرائیل کو بہرطور چھوڑنے ہوں گے" — یہ طے کرنے کے لئے ہونی چاہیئے تھی کہ

"آئندہ دہشت گردی کے خطرے سے تحفظ کی کیا ضمانت ہونی چاہیئے"۔

اگر گفت و شنید اس بات پر نہیں ہوتی تو ان مذاکرات میں بھی طاقت ہی کی فتح ہوگی — انصاف اور امن کی نہیں۔

(ہفت روزہ لاہور ۲۳ نومبر ۹۱ء)

بقیہ صفحہ ۳ سے آگے

کا کہنا ہے کہ اس کا فوری طریق تو یہ ہے کہ کوئلے کی بجائے گیس استعمال کی جائے جس سے کم آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن حقیقی طور پر اور آخر کار سیدھی سادھی چیزوں کی طرف ہی جانا پڑے گا۔ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کے سائنس دانوں کے اس گروہ کے سربراہ برٹ بوہلن BERT BOHLIN نے کہا ہے کہ سورج سے توانائی حاصل کرنے کا انقلاب لانا ہی پڑے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا اس وقت اس بات کی عادی ہو چکی ہے کہ وہ کم قیمت والا تیل اور گیس اور کوئلہ استعمال کرے اور اگر اس عادت کو ترک کرنا ہے تو اس پر کچھ رقم بھی خرچ آئے گی اور کچھ وقت بھی لگے گا۔ آخر کار موجودہ طریقے بدل لینے کے بعد یہ محسوس ہوگا کہ نئے طریقوں پر خرچ بھی کم آتا ہے کیونکہ موجودہ ماحولیاتی آلودگی پر جو رقم کی جاتی ہے وہ بھی تو پہلی عادات کے زمرے میں شامل کی جائے گی۔

اس کانفرنس کے موقعہ پر ایک قرارداد پیش کی گئی جس میں کہا گیا کہ جو لوگ تیل وغیرہ استعمال کرتے ہیں وہ اس سے پیدا ہونے والی آلودگی کو دور کرنے کے اخراجات برداشت کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تیل کی قیمتوں کو زیادہ کرکے وہ رقم حاصل کر لی جائے جن سے تیل سے پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی کو ختم کیا جا سکے۔ جہاں تک ماحولیاتی آلودگی کا تعلق ہے۔ یہ پانی کے جوہڑ اور جنگلوں کو بھی خراب کرتی ہے اور جیسا کہ آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس سے جو نقصان ہوتا ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔

سلیمان ڈیمرل

آج سے گیارہ سال قبل ترکی میں فوج نے سلیمان ڈیمرل کو ان کے عہدے سے برطرف کر دیا تھا۔ لیکن حالیہ انتخابات میں انہوں نے پھر اقتدار حاصل کر لیا ہے اب ۱۹۷۰ء کے بعد جو پہلی اتحادی حکومت قائم کی جا رہی ہے۔ سلیمان ڈیمرل اسکے سربراہ ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم خوش اعتقادی کے ساتھ اپنا کام شروع کرنا چاہتے ہیں اور ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم اپنے ملک کے مسائل حل کریں۔ انہوں نے جو کابینہ ترتیب دی ہے اسکے بتیس ممبر ہیں اور اس کابینہ کو صدر کی منظوری حاصل ہو گئی ہے۔ اگرچہ صدر ڈیمرل کے سیاسی حریف ہیں۔ ڈیمرل نے خوشی سے مسکراتے ہوئے نیوز کانفرنس کو بتایا کہ میری کابینہ کے لوگ تمام پارٹیوں سے لئے گئے ہیں۔ انہیں کابینہ کی سربراہی کا موقعہ انتخابات کے ایک ماہ بعد ملا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

محترم قاضی محمود احمد صاحب

نصیر احمد راجپوت۔ کراچی

میرے والد محترم قاضی محمود احمد ابن حضرت منشی محبوب عالم رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۰ء اور یکم جنوری ۱۹۹۱ء کی درمیانی شب وفات پا گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ساڑھے بیاسی (۸۲) سال تھی۔ آپ میرے پاس کراچی میں قیام پذیر تھے۔ آپ موصی تھے۔ اس لئے آپ کے جسدِ خاکی کو ربوہ لایا گیا۔

۲ر جنوری ۱۹۹۱ء نماز فجر کے بعد بیتِ مبارک میں مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ نے ہی بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر دُعا کروائی۔

حضور کا نہایت مفید مشورہ

۱۹۹۰ء کے سالانہ جلسہ پر آپ اپنے بڑے پوتے منیر احمد اظہر کو ہمراہ لے گئے حضور سے دورانِ ملاقات آپ کے پوتے نے عرض کی کہ ہماری دوکان راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد کی آمدنی دن بدن کم ہوتی جارہی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس دوکان کو DISPOSE OFF کر دیں۔ حضور مشورہ دیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس دوکان کو ہرگز نہیں چھوڑنا۔ یہ تو بہت پرانا اڈہ ہے۔ اس میں بڑے بڑے بزرگ آتے رہے ہیں میں اس دوکان پر اپنے ابا جان حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) کے ہمراہ آیا تھا انہوں نے ہم بھائیوں کے لئے ۶ سائیکلیں خریدی تھیں۔ اُس وقت سائیکل کی قیمت ۲۸ روپے تھی۔ میرے والد صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کیوں قاضی صاحب آپ کو یاد ہے۔ والد صاحب نے عرض کی حضور مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے۔ حضور نے فرمایا جب تک میں نہ کہوں اس دوکان کو قائم رکھنا ہے۔

چنانچہ جب میرے والد صاحب جلسہ سے واپس آ کر میرے پاس ٹھہرے تو انہوں نے اس ملاقات کا حال سنایا اور کہا کہ میں تو پہلے ہی اس بات پر راضی نہ تھا کہ دوکان کو چھوڑ دیا جائے۔ اب تو حضور نے حکم دے دیا ہے اس لئے اسے چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا والد صاحب نے کہا کہ حضور کی دعاؤں سے اللہ تعالےٰ کاروبار میں برکت ڈال دے گا۔

وفات سے ایک روز قبل آپ نے برطانیہ کے سالانہ جلسہ ۱۹۹۱ء میں شمولیت کے بارے میں مجھے اپنا پروگرام بتایا۔ لیکن اگلے روز اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔

جب آپ خدام الاحمدیہ کے ممبر تھے اور میں طفل تھا تو آپ مجھے ساتھ لے کر خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے تمام پروگراموں میں شریک ہُوا کرتے تھے۔

دعوت الی اللہ کا شوق

نو عمری سے ہی آپ کو دعوت الی اللہ کا بڑا شوق تھا جماعتی پروگرام کے تحت آپ کئی بار لاہور سے باہر بھی دعوت الی اللہ کے لئے گئے۔ آپ نے مجھے بتایا کہ جامعہ اشرفیہ نیلہ گنبد سے ایک صاحب ملک سیف الرحمن صاحب بھی دعوت الی اللہ کی مجالس میں شریک ہُوا کرتے تھے۔ اور سوال وجواب کا سلسلہ چل نکلتا تھا۔ ہماری طرف سے محترم عبد الرحمن صاحب خادم سوالوں کے بروقت اور مدلل جواب دیا کرتے تھے۔ جس کے نتیجے میں ملک سیف الرحمن صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے اور ترقی کرتے کرتے مفتیٔ سلسلہ کے عہدۂ جلیلہ پر فائض ہو گئے۔

آپ حضرت بانیٔ سلسلہ کی کتب کا بار بار مطالعہ کیا کرتے تھے سلسلہ کے لٹریچر پر بھی آپ کو عبور حاصل تھا۔ آپ کے پاس سلسلہ کی کتب کا ایک بہت بڑا ذخیرہ تھا۔ آپ کی یہ عادت تھی جلسہ سالانہ ربوہ جاتے سلسلہ کی طرف سے جو نئی کتاب چھپتی وہ خرید کر لے آتے۔ برطانیہ کے جلسہ سالانہ سے بھی آپ حضور کی تقاریر کی وڈیو کیسٹس لے کر آتے۔

باجماعت نماز کی پابندی

آپ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیا کرتے تھے۔ گھر میں بھی نماز باجماعت پڑھایا کرتے۔ تہجد گذار تھے۔ سجدوں میں بڑے خشوع وخضوع کے ساتھ دُعائیں کیا کرتے تھے۔ نمازِ فجر روزانہ دہلی گیٹ کی بیت الذکر میں پڑھنے جایا کرتے تھے۔ سردی کے موسم میں لاہور میں شدید سردی پڑتی ہے۔ صبح کی نماز کے لئے مجھے اٹھاتے اور اپنے ہمراہ لے جاتے۔ مجھے اس کا یہ فائدہ ہوا کہ چھوٹی عمر سے ہی نماز پڑھنے کی عادت ہو گئی۔ ۸۲ سال کی عمر میں بھی آپ نمازِ فجر سینٹر میں جا کر ادا کرتے تھے۔ کراچی میں میرے پاس قیام کرتے تو نمازِ فجر روزانہ بیت العزیز میں ہی جا کر ادا کرتے۔ احباب دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور کہتے کہ آپ کا پابندی کے ساتھ نماز فجر کے لئے آنا نوجوانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ آپ روزانہ قرآن شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم کا اکثر حصہ آپ کو زبانی یاد تھا۔

خدمتِ والدین

آپ والدین کا بہت ادب کرتے تھے۔ بڑی جانفشانی کے ساتھ ان کی خدمت میں لگے رہتے تھے۔ آپ کے والد حضرت منشی محبوب عالم کو آخری دو تین سالوں میں فالج کی تکلیف ہو گئی۔ ہم اُن کو میاں جی کہا کرتے تھے۔ آپ اجابت کے لئے خود اٹھ بیٹھ نہیں سکتے تھے۔ والد صاحب آپ کا کام بڑی چاہت کے ساتھ کرتے اور اُن کو صاف ستھرا رکھتے۔ فالج کی وجہ سے آپ کو اپنے والد صاحب کو سیڑھیاں چڑھانے اتارنے میں بہت دِقت ہوتی تھی۔ اس لئے آپ نے امیر جماعت احمدیہ لاہور کی اجازت سے دو کمرے اپنے خرچ سے دارالذکر کے خالی پلاٹ پر تعمیر کروائے اور فیملی کے ساتھ وہاں شفٹ ہو گئے آپ روزانہ نماز فجر خالی پلاٹ پر باجماعت پڑھاتے۔ دکان سے واپس آ کر عشاء کی نماز باجماعت پڑھاتے۔ چھٹی والے دن پانچوں نمازیں پڑھاتے۔ اس طرح سب سے پہلے آپ نے دارالذکر کے خالی پلاٹ کو نمازیوں سے آباد کیا۔

مرکزِ قادیان کی حفاظت

تقسیم کے وقت قادیان پر سکھوں کے حملے ہو رہے تھے۔ مرکزِ قادیان کی حفاظت کے لئے رضاکاروں کی ضرورت پیش آ گئی۔ لاہور سے جو رضاکار گئے ان میں آپ بھی شامل تھے۔ پروگرام کے مطابق آپ دو بار تین تین ماہ کے لئے قادیان گئے۔ آپ کو حضرت فضلِ عمر کی طرف سے اس سلسلہ میں خوشنودی کا سرٹیفکیٹ بھی ملا۔

ایک صاحب ضعیف العمر دوکان پر آئے میں نے پکڑ کر اُن کو کرسی پہ بٹھایا غیر از جماعت تھے۔ بیٹھتے ہی کہنے لگے آج قاضی صاحب دوکان پر نہیں آئے طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔ میں نے کہا ایک ہفتہ ہُوا وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ سنتے ہی چند لمحوں کے لئے سکتے میں آ گئے۔ بہت ضبط سے کام لیا۔ کہنے لگے قاضی صاحب بہت ہی نیک اور شریف النفس بزرگ تھے۔ میں جب بھی آتا دوکان سے اُٹھ کر باہر تشریف لاتے اور مجھے سہارا دے کر اندر لے آتے۔ فوراً چائے اور بسکٹ منگواتے اپنے ہاتھ سے چائے بنا کر مجھے دیتے بلکہ اس وقت اور لوگ بھی جو ہوتے اُن کو بھی اپنے ہاتھ سے چائے بنا کر پیش کرتے۔ دوکان کے ملازم کو بھی آواز دے کر بُلاتے۔ اُسے بھی پیالی میں چائے ڈال کر خود دیتے۔ وہ صاحب بار بار ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتے اے اللہ اس نیک بزرگ کی بخشش کرنا۔ اس نیک بزرگ کے درجات بلند کرنا۔ نہایت افسردہ ہو کر چلے گئے۔

میری والدہ صاحبہ ۱۹۸۵ء میں وفات پا گئیں تو آپ اکیلے رہ گئے میں نے اپنی بڑی بہو امۃ المومن کو ان کے پاس رہنے کے لئے بھیج دیا اُس وقت اس کی عمر قریباً ۱۹ سال تھی میری بہو نے بتایا کہ میں دادا ابو کے پاس ۵ سال رہی۔ ان ۵ سالوں میں انہوں نے کبھی جھڑکا تک نہیں تھا میرے پکائے ہوئے کھانوں میں کبھی نقص نہیں نکالتے تھے۔ کچن میں میرا ہاتھ بٹاتے۔ سبزی ترکاری کاٹ کر اور بنا کر دیا کرتے تھے۔ موسم کا ہر پھل مجھے لا کر دیتے۔ میں ایم اے کے امتحان کی تیاری کر رہی تھی۔ میرے میاں سے کہہ دیا کہ اب یہ کچن میں نہیں جائے گی بلکہ کچن اب ہم دادا پوتا سنبھالیں گے جب بھی آپ کا ذکر کرتی ہے تو اُس کی آنکھوں میں آنسو بھر بھر جاتے ہیں۔

آپ راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد کے مالک تھے۔ آپ نے قریباً ۶۰ سال سے دوکان کے اندر نماز باجماعت کے لئے جگہ وقف کر رکھی تھی (اب بھی وقف ہے)۔ نمازِ ظہر عصر مغرب اور عشاء کی امامت کرتے۔ حلقہ نیلہ گنبد کے تمام اجلاس بھی وہیں منعقد ہوتے تھے۔ آپ ۱۹۵۶ء اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد حلقہ نیلہ گنبد کے صدر منتخب ہوئے اور اپنی وفات تک ۳۴ سال مسلسل حلقہ کے صدر رہے۔ آپ مجلس انصار اللہ اور مجلس عاملہ جماعت احمدیہ لاہور کے ممبر تھے۔

آخر میں احباب جماعت کی خدمت میں اپنے والد صاحب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۲۲ میں امۃ السبحان بنت چوہدری محمد اشرف صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلیار ٹاؤن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۹-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ السبحان مکان نمبر ۹۱ کلیار ٹاؤن سرگودھا۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری محمد اشرف وصیت نمبر ۲۶۲۷۱۔ گواہ شد نمبر۲ عبدالغفار خان وصیت نمبر ۱۵۲۹۱۔

مسل نمبر ۲۸۲۲۳ میں بشریٰ محبوب زوجہ عبدالحمید صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۱۷/A ہسپتال روڈ رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۹-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۲۵،۰۰۰/- روپے۔ (۲) زیورات طلائی ۶ تولہ ۹ ماشہ مالیتی ۲۴۹۷۳/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ بشریٰ محبوب ۲۱۷/A ہسپتال روڈ رحیم یار خان۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالقدوس وسیم وصیت نمبر ۲۴۶۹۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالحمید خاوند موصیہ وصیت ۲۴۱۴۷

مسل نمبر ۲۸۲۲۴ میں خورشید احمد ولد محمد شریف صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ دستکاری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۶/۸ کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت دستکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ خورشید احمد ۲۶/۸ کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد جمیل ڈار ولد محمد شریف ۹۴/۱ کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی۔

مسل نمبر ۲۸۲۲۵ میں عبدالکبیر ولد عبدالرشید قوم راجپوت منہاس پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۶/۱۶۵ ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالکبیر ۲۶/۱۶۵ احمدیہ بیت المبارک ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد جمیل ڈار وصیت نمبر ۱۳۱۳۶۔

مسل نمبر ۲۸۲۲۶ میں نفیسہ کبیر زوجہ عبدالکبیر قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۶/۱۶۵ ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۱۰،۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی تین تولہ مالیتی ۹۶۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نفیسہ کبیر ۲۶/۱۶۵ احمدیہ بیت المبارک ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالکبیر مسل نمبر ۲۸۲۲۵ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۲۲۷ میں کرامت احمد ولد بہار خان قوم جمانہ بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازی خان حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۲۰ کنال واقع ڈیرہ غازی خان مالیتی ۳۲،۰۰۰/- روپے (۲) مکان واقع ڈیرہ غازی خان مالیتی ۴ لاکھ میرا حصہ مالیتی ۳۶۸۴۲/- روپے (۳) والد صاحب کے ترکہ میں ملنے والی دکان سے جو قیمت فروخت سے مجھے حصہ ملا ۴۴۰۰۰/- روپے کل میزان ۱،۱۷،۸۴۲/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ ۱۲۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ کرامت احمد ۹۴/۱ کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد جمیل ڈار وصیت نمبر ۱۳۱۳۶۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

والے مریض سمجھتے ہیں کہ بس دوا لے لی ہے۔ دُعا کرنے کی ضرورت نہیں ہے یا اللہ کے فضل کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن جو شخص (صاحب ایمان) ہے اور راہ راست اور صراط مستقیم پر چلنے والا ہے وہ دوا کھاتا بھی ہے اور دوا پہ بھروسہ بھی نہیں رکھتا۔ وہ دوا اس لئے کھاتا ہے کہ اُس کے رب نے اُسے کہا ہے کہ تیرے لئے یہ دوا پیدا کی ہے تو اسے استعمال کر۔ دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرتی ہے۔ جو شخص بیماری کی حالت میں دوا استعمال کرتا ہے اور اپنے رب کے حضور عاجزانہ جھکتا ہے اُسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا بخشتا ہے۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۷۲ء)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

اندرون پاکستان الفضل کے خریداران کے خریداری نمبر تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ طبع شدہ چٹ پر جو خریداری نمبر درج ہے وہ نیا خریداری نمبر ہے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کے شیڈول کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پولنگ ۲۸ دسمبر کو ہوگا کاغذات نامزدگی ۵ سے ۸ دسمبر تک جمع کئے جائیں گے۔ سیاسی جماعت کا جھنڈا نشان یا نعرہ استعمال کرنے والے امیدوار کو چار سال کے لئے نااہل قرار دیا جا سکے گا۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی اسلام آباد کے زیر اہتمام اتوار کے روز ایوان صدر کے سامنے احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین سڑک پر دھرنا مار کر بیٹھ گئے اور نعرے بازی کی۔ پیپلز پارٹی کے وفد نے ایوان صدر کے افسر کو مظاہرین کی طرف سے عرضداشت پیش کی۔

○ آل پارٹیز کانفرنس نے حکومت بدلنے کے لئے احتجاجی مہم چلانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اے۔ پی۔ سی کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مرکز اور صوبوں میں قومی اتفاق رائے کی حکومتیں قائم کی جائیں۔ صدر مستعفی ہو جائیں ریفرنس واپس لئے جائیں فنانس کمپنیوں کے سکنڈل میں ملوث افراد کو گرفتار کیا جائے اور ان پر مقدمے چلائے جائیں۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے کہا ہے کہ سرحدوں پر کوئی غیر معمولی نقل و حرکت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھارت کی فوجی مشقوں سے پوری طرح باخبر ہیں اور خطرے کی کوئی بات نہیں۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب محمد خان بگٹی نے کہا کہ سیاست کو سب سے زیادہ نقصان انہوں نے پہنچایا ہے جو اس وقت سیاست میں ہیں سیاست نفع بخش کاروبار بن چکا ہے۔ پرائیویٹائزیشن پالیسی ایک دھوکا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بیگم بھٹو اور محترمہ بے نظیر سمیت کوئی سیاستدان غیر ملکی ایجنٹ نہیں۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اچانک ابوظہبی پہنچ گئیں۔ جس سے اے۔ پی۔ سی والے بھی حیران رہ گئے۔ ان کی گرفتاری کی افواہوں کے باعث ان کا بیرون ملک قیام طویل بھی ہو سکتا ہے

○ ممتاز صحافی جاوید جمال ڈسکوی ٹریفک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔ اس حادثہ میں ان کی اڑھائی سالہ بیٹی معجزانہ طور پر محفوظ رہی۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق نے کہا ہے کہ میری کارروائی پیپلز پارٹی کے خلاف نہیں الذوالفقار کے خلاف ہے انہوں نے مزید کہا کہ مارشل لاء کا کوئی امکان نہیں۔

○ ڈپٹی قائد حزب اختلاف فاروق لغاری نے کہا ہے کہ صدر نے بیگم بھٹو اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف قتل کی ایف آئی۔ آر کٹوانے کی ہدایت کی ہے۔ دراصل حکمران "ڈس کوالیفائی سسٹم" لانا چاہتے ہیں۔

○ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ سابق ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل نے کہا ہے کہ ان کے ہاتھوں سے بعض علماء کرام کو خفیہ فنڈز سے بھاری رقوم دی جاتی رہی ہیں۔ حکومت علماء سے اپنی مرضی کی کتابیں اور تقریریں لکھواتی ہے۔ ملک پر بیوروکریٹس کا قبضہ ہے جو اپنے مفاد کے لئے علماء کو لڑاتے ہیں۔

○ بیگم کلثوم نواز شریف نے کہا ہے کہ میرا سیاست میں آنے کا ارادہ ہے نہ کوئی دلچسپی۔

○ سندھ پولیس کے ۱۷۰ افسران ڈاکوؤں کے مخبر ہیں۔ جن میں ۲ ایس پی اور ۷ ڈی۔ ایس۔ پی شامل ہیں۔

○ صدر اسحٰق نے کہا ہے کہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کا موقف تبدیل نہیں ہوا

○ پی۔ ڈی۔ اے کے رہنما آج پنجاب اسمبلی کے سامنے بھوک ہڑتال کریں گے۔

○ اے۔ این۔ پی کے نائب صدر حاجی غلام احمد بلور نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم سرحد کے عوام کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ اور وہ ہرگز اس کی تعمیر کی اجازت نہیں دیں گے۔

○ پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف کے گیارہ ارکان آج علامتی بھوک ہڑتال کریں گے۔

○ ایم۔ این۔ اے مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ جام صادق قاتل سندھ ہیں انہوں نے کہا کہ سندھ کس طرف جا رہا ہے۔ نوشتہ دیوار پڑھ لیں۔

○ گزشتہ شب سمگلروں کے قبضہ سے ایک من ۱۶ سیر غیر ملکی سونا جس کی مالیت تقریباً ۲ کروڑ کے لگ بھگ ہے برآمد کر لیا گیا۔

○ اے این پی بلوچستان کے رہنماؤں پر کلاشنکوفوں سے حملہ کر دیا گیا جس سے سیکرٹری جنرل سمیت ۴ رہنما زخمی ہو گئے۔

○ گجرات میں موٹر سائیکل سوار دو افراد نے فائرنگ کر کے ایک بجارو میں سوار ۲ افراد کو ہلاک اور ۵ کو زخمی کر دیا۔

○ ہفتہ کی شام کنڈیارو میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ۵ افراد ہلاک ہو گئے اور ۲ کو اغوا کر لیا گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ برطانیہ میں امریکی جنگی جہازوں نے لیبیا پر ممکنہ حملے کی تیاری کے لئے بمباری کی مشقیں شروع کر دی ہیں۔ امریکہ نے الزام لگایا ہے کہ اس کے طیارے کی تباہی میں لیبیا کا ہاتھ ہے۔ امریکی فضائیہ کی مشقیں سکاٹ لینڈ کے ایک غیر آباد جزیرے پر ہو رہی ہیں۔ پانچ سال قبل لیبیا پر حملے سے چند روز پہلے بھی اسی جزیرے پر مشقیں کی گئی تھیں۔

○ افغان مجاہدین اور روس کے مشترکہ کمیشن کا پہلا اجلاس جنوری میں متوقع ہے۔ گزشتہ ماہ ماسکو میں ہونے والے مذاکرات میں مجاہدین کے وفد کے قائد نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ اسلامی ممالک اور یورپی برادری نے روس کے ساتھ ہمارے رابطہ کی زبردست تائید کی ہے۔

○ انڈین ایئر لائن کا ایک ۷۴۷ بوئنگ طیارہ جو نئی دہلی سے لندن اور نیویارک کے لئے روانہ ہونے والا تھا خوفناک حادثہ سے بال بال بچ گیا۔ طیارہ مدراس سے نئی دہلی آیا تھا اور لندن کے لئے پرواز کرنے والا تھا کہ کھانے کے پیکٹوں میں سے ایک بم برآمد ہوا جسے پولیس نے فوری طور پر ناکارہ بنا دیا۔ طیارے پر ۲۱۶ افراد سوار تھے۔

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

اگر کسان منظم طور پر ان مکڑوں کو اپنے کھیتوں میں محافظ فوجیوں کی طرح استعمال کرنا شروع کر دیں تو ہمارے اخراجات بھی کم ہو سکتے ہیں اور ہماری زمین، پانی اور خوراک میں کیڑے مار دوائیں بھی کم مقدار میں شامل ہونگی۔

خوشخبری
احباب کی سہولت کے پیش نظر ہم نے خالص دودھ کی ہر وقت فراہمی کا انتظام کیا ہے۔ قیمت ۶ روپے فی لٹر۔
گلشن بیکرز
نزد ایوان محمود ربوہ

لاہور میں لیزر پرنٹر اور خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنے والا سب سے پرانا ادارہ
آپ کا اپنا
سلور لنک کمپوزنگ سنٹر
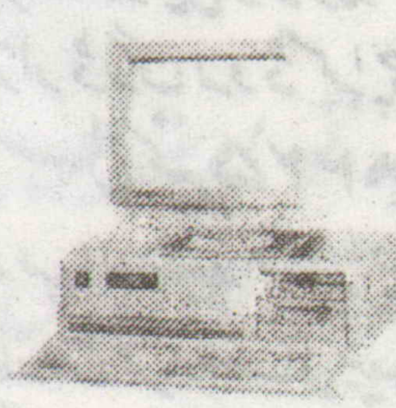
کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسودات کی اردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔
کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام
پابندیٔ وقت ہمارا نصب العین
رضیہ منزل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر
Concept Advertisers

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم ○ اٹھراء ○ بچوں کا سوکھا پن
مرکز: گوجرانوالہ فون ۲۸۴۴ / ۴۴۹۷ ۰۴۳۱
ربوہ فون ۹۰۶-۰۴۵۲۴
لاہور، اسلام آباد، قلعہ کالر والا، ملتان، کراچی